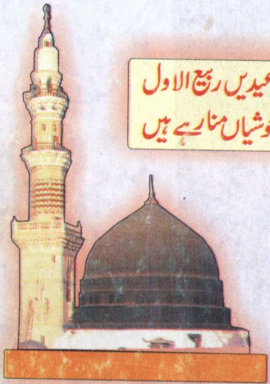


نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

سُرُورُ الْاَتْقِیَاءِ
فِیْ
مِیْلَادِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ

المعروف به

وِلادَتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرحت و سُرور مستحب ہے

محقق اہلسنت
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد یعقوب ہزاروی مدظلہ

ناشر تحریکِ تحفظِ اہلِ سنّت جموں و کشمیر (باغ)

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

سُرُورُ الاَتقِیَاءِ
مِیلَادِ سَیِّدِ الاَنبِیَاءِ

المعروف به

ولادتِ رسول ﷺ پر فرحت و سُرور مستحب ہے

مسلکِ اہلسنت
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد یعقوب جموی

مکتبہ ضیائیہ
لوہڑیا، [illegible] فون 5552781

ناشر تحریکِ تحفظِ اہلِ سنّت جموں و کشمیر (باغ)

نام کتاب — سرور الاتقیاء فی میلاد سید الانبیاء ﷺ

مصنف — علامہ محمد یعقوب ہزاروی

کمپوزنگ — ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس — قاضی محمد یعقوب چشتی

کمپوزر — محمد امجد گجراتی

پروف ریڈنگ — ابوانس مولانا خان محمد قادری

نظر ثانی — مولانا حافظ غلام مصطفیٰ چشتی

خطیب جامع مسجد غوثیہ لوہاراں والی پیرودھائی راولپنڈی

ہدیہ — ....

ناشر: — تحریک تحفظ اہل سنت جموں کشمیر (باغ)

ملنے کے پتے

- ☆ جامع مسجد المرتضیٰ نزد ستارہ مارکیٹ اسلام آباد
- ☆ ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی
- ☆ مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی
- ☆ جامعہ فرقانیہ آفیسرز کالونی باغ آزاد کشمیر
- ☆ جامعہ چشتیہ ضیاء العلوم دھیرکوٹ آزاد کشمیر
- ☆ جامع مسجد سیرت کمیٹی سنک روڈ مظفرآباد

فہرست مضامین

﴿ابتدائیہ﴾

ہر سال جب برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ ربیع الاول شریف آتا ہے تو مسلمان اپنے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد کے سلسلہ میں خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہیں مساجد میں گھروں میں محافل میلاد کا انعقاد کیا جاتا ہے اور جلوس کی شکل میں بھی عقیدت ومحبت کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن دوسری نام نہاد مصلحین ومبلغین بدعت کے فتوے لگانا شروع کردیتے ہیں اور مسلمانوں کو اس کار خیر سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے چند سالوں سے ایک پملفٹ بنام مروجہ عید میلاد النبی ﷺ شائع کر کے شکوک وشبہات پیدا کر کے عام سادہ مسلمانوں کو گویا کہ ذکر مصطفیٰ ﷺ سے روکا جاتا ہے لیکن یہ بات ان کے ذہن میں رہے کہ جس عظیم ہستی کا ذکر اللہ رب العٰلمین نے بلند کردیا ہے ان کے ذکر کو کون بند کرسکتا ہے وہ پیارے آقا مصطفیٰ کریم ﷺ کا ذکر ہمیشہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

پملفٹ اس قابل تو نہیں تھا کہ اسکا جواب دیکر وقت ضائع کیا جائے لیکن عام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کیلئے **تنظیم علماء ضیاء العلوم و تحریک تحفظ اہل سنت** جموں کشمیر نے ضروری سمجھا کہ مذکورہ پملفٹ کا جواب دیا جائے اس سلسلہ میں بندہ ناچیز نے اپنے عظیم استاد مربی

ومشفق ومہربان جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ محمد یعقوب ہزاروی دامت برکاتہ العالیہ استاذ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کی خدمت عالیہ میں جواب لکھنے کے لئے عرض کیا۔قبلہ استادگرامی ایک عرصہ دراز سے جامعہ میں مختلف علوم وفنون کے موتی لٹارہے ہیں آج بھی جس وقت مسند تدریس پر رونق افروز ہوتے ہیں تو آپ کے انداز تدریس طلباء پر شفقت ومہربانی کو دیکھ کر ایک دفعہ دنیا تدریس کے بادشاہ استادکل استاذ الاساتذہ پیکر صدق ووفا جامع معقول ومنقول شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ عطامحمد بندیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ آپ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے میلاد شریف کی خیرو برکات بیان فرمانے کے ساتھ ساتھ ان تمام شکوک وشبہات کا جواب بھی دے دیا جواکثر مخالفین کرتے رہتے ہیں۔اس رسالہ کی اشاعت میں میرے ساتھ بہت ہی مختصرترین وقت میں جن حضرات نے تعاون کیا ہے قبلہ استادگرامی حضرت علامہ حافظ محمد اسحاق ظفر صاحب ،مولانا یوسف بٹ ضیائی ،جناب قاری سید واجدعلی شاہ الحسینی، حافظ سفیراحمد چشتی۔حافظ محمد سجاد خان صدیقی۔قاری ضیاء الحبیب صاحب، منیراحمد چشتی، غلام مرتضیٰ ۔اللہ تعالیٰ قبلہ استادگرامی کا سایہ تادیر ہم پر قائم ودائم رکھے اور رب العالمین اس رسالہ کو نافع بناتے ہوئے ہم سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ابوانس خان محمد قادری

فاضل جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

خطیب جامع غوثیہ ڈھوک براج راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴾ (پ ۱۱ رکوع ۱۰)

فرما دیجئے اللہ کے فضل اور رحمت پر ہی خوشی مناؤ اور وہ بہتر ہے اس سے جو جمع کرتے ہیں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ یہ دونوں وہ نعمتیں ہیں جو لوگوں کی ہر نعمت اور دولت سے بہتر ہیں اور ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت و پیدائش وتشریف آوری اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور محفل میلاد شریف اس فضل اور رحمت کی خوشی ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ پر خوشی اور محفل میلاد کا انعقاد از روئے قرآن کریم مطلوب ومحبوب ہے اور جو لوگ حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی منانے کو ناجائز و بدعت کہتے ہیں ان کا یہ قول قرآن کریم کے خلاف ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کی رات کو آسمانوں اور جنتوں کو سجایا گیا:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے الخصائص الکبریٰ میں محدث ابونعیم سے روایت نقل کی ہے۔

” اخرج ابونعیم لما حضرت ولادة امنة قال الله تعالٰی للملئکة

اِفْتَحُوْا ابواب السماء کلھا وابواب الجنان کلھا "

جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا سب آسمانوں کے دروازے کھول دو اور تمام جنتوں کے دراوزے کھول دو۔ (الخائص الکبری جلد اول ص ۴۷)

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی رات تمام فرشتے خوشیاں مناتے ہوئے جائے ولادت پر حاضر ہوئے:

یہی علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید ارقام فرماتے ہیں۔

" وامر اللہ الملئکة بالحضور فنزلت تبشر بعضھا بعضا ولم یبق ملک الاحضر " (الخائص الکبری جلد اول)

اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مقام ولادت پر حاضری کا حکم دیا تو فرشتے خوشیاں مناتے ہوئے حاضر ہوئے اور کوئی فرشتہ حاضری سے محروم نہ رہا۔

فائدہ: فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے تمام مخلوق سے تعداد میں ملائکہ زائد ہیں جب تمام فرشتے بحکم الٰہی آسمانوں سے اتر کر مقام ولادت پر حاضر ہوئے تو ان کی یہ حاضری جو بحکم الٰہی تھی ایک بہت بڑے جلوس کی شکل اختیار کر گئی اور جلوس بھی بہت طویل مسافت والا کہ آسمانوں سے مکہ مکرمہ تک تھا تو اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں سب سے پہلا جلوس فرشتوں نے بحکم الٰہی نکالا جو طول مسافت اور کثرت شرکاء کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ تھا اس حدیث کے فوائد سے یہ بھی

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں جلوس نکالنا سنت ملائکہ ہے اور رب تعالیٰ کو محبوب ہے اسی لئے تو فرشتوں کو جلوس کی صورت میں حاضری کا حکم دیا۔

ولادت شریف کے وقت تمام دنیا نور اور روشنی سے بھر گئی اور سورج کے نور میں بہت اضافہ کر دیا گیا: (۳)

یہی جلال الملۃ والدین علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔

" والبست الشمس یومئذ نورا عظیما فلما ولد النبی ﷺ امتلاء ت الدنیا کلھا نورا وتباشرت الملائکۃ "

ولادت شریف کی صبح کو طلوع ہونے والے سورج کے نور میں عظیم اضافہ کیا گیا اور جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو تمام دنیا نور سے بھر گئی اور فرشتے خوشیاں منا رہے تھے معلوم ہوا ولادت باسعادت کی شب روشنیوں کا اہتمام کرنا اور روشنیوں میں اضافہ کرنا سنت الٰہی اور خوشیاں منانا سنت ملائکہ ہے۔ (۶)

رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے سال اللہ تعالیٰ نے تمام عورتوں کو لڑکے عطا فرمائے:

" وکان قد اذن اللہ تعالیٰ تلک السنۃ لسناء الدنیا ان یحملن ذکورا کرامۃ لمحمد ﷺ کتاب مذکور "

ولادت باسعادت کے سال اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کو لڑکے عطا

فرمائے محمد ﷺ کی تعظیم وتکریم لئے۔اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کے موقع پر حضور ﷺ کی تعظیم وتکریم کیلئے کچھ تقسیم کرنا سنت الٰہی ہے اور عند اللہ یہ فعل محبوب ہے جو لوگ مذکورہ امور کو بدعت و ناجائز کہتے ہیں ان کی آنکھیں بھی کھل جانی چائیں کہ ولادت شریفہ کے وقت جو افعال باری تعالیٰ سے صادر ہوئے انہیں بدعت و ناجائز کہنا کتنی جرات و بیبا کی ہے۔

کعبہ شریف نے رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کی جھوم جھوم کر خوشی منائی:

"واما البیت فایاما سمعوا من جوفه صوتا وهو یقول الآن یرد علی نوری الآن یجئ زواری الآن اطهر من انجاس الجاهلیة ایتها العزیٰ هلکت ولم تسکن زلزلة البیت ثلاثة ایام ولیالهن"

لوگوں نے کئی دن بیت اللہ کے جوف سے یہ آواز سنی کہ اب مجھ پر نور اترے گا اب میری زیارت کرنے والے آئیں گے اب میں جاہلیت کی نجاستوں سے پاک کیا جاؤنگا تین دن اور رات بیت اللہ جھومتا رہا۔

(الخائص الکبریٰ جلد اول)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ سجدے کو جھکا

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارہ ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی میں سو اونٹ ذبح فرمائے:

وجیز الصراط میں ہے۔

" علامه شیخ عابد سندهی درساله خود از کتاب الشمالی زور ده که ویوم مولده ﷺ ذبح ابوبکر الصدیق رضی الله عنه مائة ناقة وتصدق بها "

علامہ شیخ عابد سندھی نے اپنی رسالہ میں کتاب الشمالی سے نقل کیا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی ولادت شریف کے دن (12 ربیع الاول) کو اونٹنیاں ذبح کیں اور ان کا گوشت صدقہ کیا۔ (وجیز الصراط)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بارہ ربیع الاول شریف کو تین جو کی روٹیاں صدقہ کیں:

وتصدق ابوهریرة رضی الله عنه فی ذلک بثلثة اقراص من شعیر (کتاب مذکور)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس دن (بارہ ربیع الاول) تین جو کی روٹی صدقہ کیں اگر رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر فرحت و سرور وصدقات وغیرہ شرعاً ممنوع و ناجائز ہوتے تو صدیق اکبر وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کیوں کرتے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنہوں نے بلا واسطہ رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کیا اور صحابہ جن کے متعلق فرماتے تھے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ہم سب سے علم میں بڑھ کر ہیں انہیں ممانعت کا علم نہ تھا اور آج کے مانعین جو علم سے عاری ہیں ان کے علم کی ممانعت تک رسائی ہوگئی۔

بریں /عقل وخرد ببائد گریست

عید میلاد منانا اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر فرحت وسرور کا اظہار کرنا:

اب اعلام امت جوامت مسلمہ کے مقتداء ہیں کے اقوال مبارکہ ذکر کئے جاتے ہیں جن میں انہوں نے تصریح فرمائی ہے کہ ماہ نور ربیع الاول شریف میں عید میلاد منانا اور فرحت وسرور کا اظہار اور صدقات وخیرات کرنا مستحسن ومحمود ہے۔

امام قسطلانی شارح بخاری مواھب اللدنیہ میں فرماتے ہیں۔

" ولا زال اھل الاسلام یختفلون بشھر مولدہ ﷺ ویعملون الولائم ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظھرون السرور ویزیدون فی المبرات ویعتنون بقراۃ مولدہ الکریم ویظھر علیھم من برکاتہ کل فضل عمیم ومما جرب من خواصہ انہ امان فی ذلک العام وبشری عاجلۃ بنیل البغیتہ والمرام فرحم اللہ امراء اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشد علۃ علی من فی قلبہ مرض وعناد " (المواھب اللدنیہ جلد اول)

رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے مہینے میں مسلمان ہمیشہ محفلیں منعقد

کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے اور ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں اور حضور ﷺ کے مولد کریم کی قرأت کا اہتمام خاص کرتے رہے ہیں جس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ظاہر ہوتا رہا ہے اور حضور ﷺ مولد کریم کے خواص سے یہ امر مجرب ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال میں موجب امن وامان ہوتا ہے اور مقصود ومرام پانے کیلئے جلدی آنے والے خوشخبری ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ماہ میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنالیا تاکہ یہ عید میلاد سخت ترین علت ومصیبت ہوجائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔

علامہ قسطلانی کے کلام سے درج ذیل امور ثابت ہوئے۔

1: ماہ ربیع الاول شریف میں محفل میلاد کا انعقاد مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے۔

2: کھانے پکانے کا اہتمام اقسام خیرات وصدقات ماہ میلاد کی راتوں میں ہمیشہ سے مسلمان کرتے چلے آئے ہیں۔

3: ربیع الاول شریف میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی ومسرت وسرور کا اظہار مسلمانوں کا شعار ہے۔

4: ربیع الاول شریف میں میلاد شریف پڑھنا اور محفل میلاد کا انعقاد کرنا مسلمانوں کا مجرب طرز عمل ہے۔

5: محفل میلاد کے خواص سے یہ مجرب ہے کہ جس سال میں محافل میلاد کی جائیں وہ تمام سال امن وامان سے گزرتا ہے۔

6: میلاد مبارک کی راتوں کو عید منانے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اہل ہیں۔

7: ماہ نور ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد کی ہر رات کو عید منانا یعنی عید میلاد بنانا ان لوگوں کیلئے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں نفاق اور عداوت رسول ﷺ کا مرض ہے۔

المواھب اللدنیہ علماء کے نزدیک انتہائی مستند وبابرکت کتاب ہے:

کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون میں ہے۔

اللمواھب اللدنیه بالمنح المحمدیه فی السیرة النبویة لشیخ شهاب الدین ابی العباس احمد بن محمد القسطلانی مصری المتوفی ۹۲۳ ثلاث وعشرین وتسمائته وهو کتاب جلیل القدر کثیر النفع لیس له نظیر فی بابه " (کشف الظنون جلد دوم)

المواھب اللدنیه شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد القسطلانی مصری متوفی ۹۲۳ کی تصنیف ہے۔

یہ بہت بلند پایہ اور نفع بخش کتاب سیرت میں اور کوئی کتاب اس کی نظیر نہیں

2: جلال الملۃ والدین علامہ سیوطی الحاوی للفتاویٰ میں ارقام فرماتے ہیں

" فیستحب لنا لاظهار الشکر بمولده بالاجماع ونحو ذلک من وجوه القربات واظهار المسرات "

ہمارے لئے مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر شکر کا اظہار کریں محفل میلاد کے انعقاد کھانا کھلانے اور اس قسم کی دیگر عبادات اور خوشیوں کے اظہار سے

3: علامہ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

یستحب لنا اظہار الشکر بمولدہ علیہ السلام ہمارے لئے مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ پر شکر کا اظہار کریں۔

(روح البیان جلد نہم)

4: شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

" لازال اہل الاسلام یحتفلون بشہر مولدہ ﷺ"

مسلمان ہمیشہ سے ماہ میلاد ربیع الاول شریف میلاد شریف کی محافل کا انعقاد کرتے رہے ہیں۔ **ماثبت بالسنة**

5: **" مظہر منبع الانوار والرحمة شہر ربیع الاول امرنا باظہار الحبور فیہ کل عام "**

ماہ ربیع الاول انوار اور رحمتوں کے چشمے ظہور میں لانے والا ہمیں حکم ہے کہ اس میں ہر سال خوشیوں کا اظہار کریں۔ (مجمع بحار الانوار جلد سوم)

6: علامہ اسماعیل حقی مزید ارقام فرماتے ہیں۔

"لا زال اہل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویعتنون بقرأة مولدہ الکریم ویظہر من برکاتہ علیہم کل فضل عظیم "

(روح البیان جلد نہم)

مسلمان ہمیشہ سے تمام ملکوں اور بڑے بڑے شہروں میں محافل میلاد کا انعقاد کرتے رہے ہیں اور میلاد کی راتوں میں انواع واقسام کے صدقات کرتے رہے ہیں اور آپ کے مولد کریم کی قرات اہتمام سے کرتے رہے ہیں اور اس کی برکت سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ظاہر ہوتا رہا ہے۔

7: امام المحدثین مولانا علی قاری رحمہ الباری ارقام فرماتے ہیں۔

" وزاد ابن الجزری ولم یکن فی ذلک الارغام الشیطان وسرور اھل الایمان " (المولد الروی فی مولد النبوی)

ابن جزری نے مزید فرمایا ہے کہ محفل میلاد کے انعقاد میں شیطان کو ذلیل ورسواء کرنا ہے اور اہل ایمان کیلئے سرور وخوشی ہے۔

8: علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی فرماتے ہیں۔

واعلم بان من احب احمدا لابد ان یھوی اسمه مرددا
لذلک اھل العلم سنوا المولد من بعده فکان امرا رشدا
ارضی الوریٰ الاغواۃ نجدا (النظم البدیع فی مولدالنبی الشفیع)

خوب سمجھ لو کہ جو شخص احمد مجتبیٰ سے محبت رکھتا ہے وہ یقیناً آپ کے اسم مبارک کو پڑھ کر خوش ہوگا یعنی آپکے ذکر خیر کو بار بار سننا پسند کرے گا اسی لئے اہل علم نے آپکے بعد مولد شریف کی سنت کو رواج دیا ہے جو کہ ایک فعل رشید اور مستقیم ہے جس نے بحر نجد کے سرکشوں کے علاوہ تمام دنیا کو خوش کیا ہے۔

9: امام برھان الدین جعبری فرماتے ہیں۔

" حق علی کل انسان من امة والداخل فی ملة التنویه بھذا

المولدالسعید فی کل عام جدید واولیٰ ما کان ھذا التنویه فی ھذا الشھر الظاھر فیه" (موعد الکرام بحواله وجیز الصراط)

ہر انسان پر جو حضور ﷺ کی امت سے ہے اور آپکی ملت میں داخل ہے لازم ہے کہ آپ کے مولد سعید کو عظمت سے ہر نئے سال بجالائے بہتر یہ ہے کہ مولد سعید کا اہتمام ربیع الاول میں ہو جس میں آپ کا ظہور ہوا۔

10: شیخ ابن رصاع فرماتے ہیں۔

"ومن ادب المحب لھذا النبی الکریم ﷺ ان یکون معظما للیلة میلادہ ولليوم الذی اظھرہ اللہ تعالیٰ فیه فینبغی لکل محب مخلص ان یظھرا لسرور وابشارة فی تلک اللیلة وصبیحھا ویمتع اھله واولادہ بما امکن له لحصول برکتھا ویدخل السرور علیھم ویعلمھم انه انما فعل ذلک محبة لتلک الیلة وسرورالھا بھا ورعتنا بفضلھا ویبین لھم انھا اشرف اللیالی عند اللہ تعالی"

(تذکرة المحبین بحواله وجیزا لصراط)

نبی کریم ﷺ کے محبّ کے آداب سے ہے کہ میلاد شریف کی رات کی تعظیم کرے اور رات کے بعد جو دن ہے اس کی تعظیم بھی آپ ﷺ کے ہر مخلص محبّ کیلئے ضروری ہے میلاد شریف کی رات کو اور اسکی صبح کو سرور اور خوشی کا اظہار کرے اس رات کی برکت کے حصول کیلئے اپنی اولاد اور اہل کو جو نفع پہنچا سکتا ہے پہنچائے اور انہیں یہ بتائے کہ اس رات کی محبت اور تعظیم کیلئے میں ایسا کرتا ہوں اور انہیں یہ بھی بتائے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک میلاد

شریف کی رات تمام راتوں سے افضل ہے۔

11: حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا ارشاد:

اور مشرب فقیر یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ھفت مسئلہ)

12: امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ ارقام فرماتے ہیں بعض صالحین خواب میں زیارت جمال اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ جو لوگ ولادت حضور کی خوشی کرتے ہیں فرمایا۔ من فرح بنا فرحنابه جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ (فتاوی رضویه جلد دهم طبع کراچی)

13: سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی فرماتے ہیں ''مسلمانوں کیلئے میلاد شریف پر خوشی منانا جائز ہے۔ (فتاوی مهریه)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنے گھر محفل میلاد منعقد کرنا اور رسول اللہ ﷺ کا اس سے مسرور ہونا:

عمر بن حسن المعروف ابن دخیہ اپنی کتاب التنویر فی مولدا لبشیر النذیر میں فرماتے ہیں۔

" عن ابن عباس رضی الله عنه انه کان یحدث ذات یوم فی بیته وقائع ولادته ﷺ لقوم فیستبشرون ویحمدون الله ویصلون علیه

السلام فاذا جاء النبی ﷺ قال حلت لکم شفاعتی"

(التنویر فی مولد البشیر النذیر بحواله الدر المنظم فی بین حکم مولد النبی الاعظم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ایک دن اپنے گھر لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے احوال مبارکہ سنا رہے تھے اور وہ سن کر مسرور ہو رہے تھے اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج رہے تھے اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے ان سے فرمایا "حلت لکم شفاعتی" میری شفاعت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔

حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کو محفل میلاد منعقد کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے رحمت کی بشارت دی:

" عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مرّ النبی ﷺ الیٰ بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادتہ علیہ السلام لابنائہ وعشیرتہ فقال علیہ السلام فتح اللہ لک ابواب الرحمة والملائکة کلھم یستغفرون لک من فعل فعلک نجی نجاتک"

(التنویر فی مولد البشیر النذیر بحوالہ الدر اعظم)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف تشریف لے گئے وہ اپنے بیٹوں اور قبیلہ کے لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کے واقعات بیان کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عامر انصاری سے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور فرشتے تیری

مغفرت کیلئے رب کے حضور دعا میں مصروف ہیں جو شخص تجھ جیسا فعل (محفل میلاد) کرے گا تجھ جیسی نجات پائے گا۔

فائدہ: شیخ ابوالخطاب عمر بن حسن معروف با بن دخیہ جن کی کتاب (التنویر فی مولدا لبشیر النذیر) سے دونوں مذکورہ روایتیں نقل کی گئیں ہیں ایک بلند پایہ عالم تھے علماء محققین نے ان کے علمی مقام کی توثیق وتحسین فرمائی ہے چنانچہ ابن خلکان لکھتے ہیں۔

الحافظ ابوالخطاب كان من اعيان العلماء ومشاهير الفضلا قدم من المغرب فدخل الشام والعراق واجتاز باربل بسنة اربع وستمائة فوجد ملكها مظفر الدين بن زين الدين يعتنى بمولد النبى ﷺ فعل له كتاب التنوير فى مولد البشير النذير واعطاه الملك المذكور الف دينار "

(الحاوی للفتاویٰ)

حافظ ابوالخطاب جو محققین علماء کے سردار اور مشہور فضلاء سے ہوئے ہیں مغرب سے آئے عراق اور شام میں ان کا ورود ہوا ہجری چھ سو چار میں ان کا گزر اربل سے ہوا تو انہوں نے دیکھا وہاں کا بادشاہ مظفرالدین بن زین الدین حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی محفل میلاد کا انتہائی اہتمام کرتا ہے اور شان وشوکت سے محفل میلاد شریف منعقد کرتا ہے تو اس کیلئے ایک کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر تصنیف فرمائی بادشاہ نے انہیں ایک ہزار اشرفیاں بطور انعام دیں۔

محفل میلاد کی برکات سے متعلق محدث ابن جوزی کی ایک دل افروز روایت:

محدث ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ المولد الشریف میں بغداد کے ایک صالح مرد کا واقعہ ذکر کیا ہے کہ وہ ہر سال رسول اللہ ﷺ کی محفل میلاد شریف اہتمام سے کرتا تھا اس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا اس کی بیوی نے اپنے یہودی خاوند سے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مسلمان پڑوسی ہر سال ربیع الاول میں بہت ہی مال خرچ کرتا ہے اور فقراء و مساکین میں ہر انواع واقسام کے مال صدقہ کرتا ہے اور انہیں مختلف قسم کے کھانے کھلاتا ہے اس کی کیا وجہ ہے یہودی نے کہا اس مسلمان کے نبی اس ماہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے ہیں ان کی ولادت پر فرحت وسرور کا اظہار کرتے ہوئے ان کی محفل میلاد کا اہتمام کرتا ہے اس یہودیہ نے اس مسلمان کے فعل پر انکار کیا رات کو اس یہودیہ نے ایک مقدس شخص کی زیارت کی جن کے چہرہ پر بہت ہی کثرت سے انوار ہیں اور ان کے اردگرد لوگوں کی ایک جماعت ہے یہودیہ نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں جنھیں میں بہت ہی تم میں کرامت وعزت والا دیکھتی ہوں انہوں نے کہا یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں یہودیہ نے کہا اگر میں ان سے کلام کروں تو مجھ سے کلام فرمائیں گے انہوں نے کہا ہاں وہ یہودیہ آگے بڑھی اور سلام عرض کرنے کے بعد کہا یارسول اللہ ﷺ تو حضور ﷺ نے فرمایا لبیک یا امة الله اے اللہ کی بندی لبیک وہ یہودیہ رسول اللہ ﷺ کا جواب سن کر رو پڑی اور کہنے لگی آپ کا

جواب کتنا حسین ہے آپ نے لبیک کہہ کر مجھے خطاب فرمایا حالانکہ میں آپ کے دین پر بھی نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے یہ جواب اس لئے دیا ہے کہ مجھے علم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہدایت عطا فرما دی ہے تو خواب کی حالت میں ہی فوراً اس کی زبان پہ کلمہ شہادت جاری ہو گیا اور وہ مسلمان ہوگئی پھر وہ بیدار ہوگئی حالانکہ اس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت و ایمان کی وجہ سے فرحت و سرور تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ سے اسی وقت عہد کرلیا کہ صبح کو میں رسول اللہ ﷺ کی محفل میلاد کا انعقاد کروں گی اور اس میں مال کثیر صرف کرونگی جب صبح ہوئی تو اس نے محفل میلاد کے انعقاد کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کا خاوند شادان و مسرور ہے اور مال خرچ کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے عورت نے اس سے دریافت کیا کہ مال کس لئے صرف کرنے کا اہتمام کر رہے ہو تو خاوند نے کہا جن کے ہاتھ پر تو رات کو اسلام قبول کر چکی ہے ان کیلئے عورت نے حیران ہو کر دریافت کیا کہ اس مخفی راز کی آپ کو کس نے اطلاع دی تو خاوند نے کہا رات کو تیرے اسلام قبول کرنے کے بعد جن کے ہاتھ پر میں نے اسلام قبول کیا انہوں نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔

(المولد الشریف بحوالہ الدر المنظم)

(12) مولدا النبی ﷺ پر محفل میلاد شریف میں فرشتوں کی حاضری

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وکنت قبل ذلک بمکۃ المعظمۃ فی مولدا لنبی ﷺ فی یوم ولادتہ والناس یصلون علی النبی ﷺ ویذکرون ارھاصہ التی

ظهرت فی ولادته ومشاهده قبل بعثته فرأیت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول انی ادرکتها ببصر الجسد ولا اقول انی ادرکتها ببصرالروح واللہ اعلم کیف الامر بین هذا وذلک فتاملت تلک الانوار فوجدتها من قبل الملائکة المؤکلین بامثال هذه المشاهد وبامثال هذاه المجالس رأیت یخالط انوار الملائکة انوار الرحمة" (فیوض الحرمین)

جاشنِ ولادت

اور میں اس سے پہلے مکہ معظّمہ میں آنحضرت ﷺ کے مولد مبارک مین عید میلاد النبی ﷺ کے دن حاضر تھا لوگ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیج رہے تھے اور آپ کے ان معجزات کا تذکرہ کرر ہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تھے اور ان مشاہدات کو بیان کرر ہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ اچانک بہت سے انوار ظاہر ہوئے میں نہیں کہہ سکتا کہ ان جسمانی آنکھوں سے دیکھا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ صرف روح کی آنکھوں سے ان کا مشاہدہ کیا واللہ اعلم کچھ بیان نہیں کیا جاسکتا کہ ان آنکھوں سے دیکھا یا روح کی آنکھوں سے میں نے ان انوار کے متعلق غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان فرشتوں کا ہے جو ایسی مجالس اور مشاہد پر مؤکل اور مقرر ہیں، اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے کلام سے درج ذیل فوائد حاصل ہوئے:

1: محفل میلاد شریف میں شمولیت سنت ملائکہ ہے۔

2: محفل میلاد کا انعقاد اور اس میں شمولیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک

مستحسن ومحبوب عمل ہے کیونکہ اس میں فرشتے شمولیت کرتے ہیں اور فرشتوں کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے یفعلون مایؤمرون اور فرشتوں کو جو حکم ہو وہی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسی چیز کا حکم فرماتا ہے جو اس کے نزدیک مستحسن ومحبوب ہو قبیح اور ممنوعات شرعیہ کا حکم نہیں فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وینھی عن الفحشاء والمنکر اللہ تعالیٰ قبیح اور تمام ممنوعات شرعیہ سے منع فرماتا ہے۔

ثابت ہوا کہ محفل میلاد شریف کا انعقاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب و مستحسن ہے اور جو فعل اللہ تعالیٰ کے نزدیک مستحسن ومحبوب ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے بجالاتے ہوں نہ تو وہ ناجائز و بدعت سیئہ ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی مسلمان اسے ناجائز بدعت کہنے کہ ناپاک جسارت کرسکتا ہے۔

3: محفل میلاد شریف میں شمولیت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

محفل میلاد شریف کے مستحسن ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع:

مشہور محدث علامہ ابن جوری اپنے رسالہ المولد الشریفین ارقام فرماتے ہیں۔

" فلا زال اھل الحرمین الشریفین والمصر والیمن وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب یختفلون بمجلس مولدالنبی ﷺ ویفرحون بقدوم ھلال ربیع الاول" (المولد الشریف بحوالہ الدر المنظم)

ہمیشہ سے اہل حرمین شریفین یعنی مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ اور مصر و یمن تمام عرب

ممالک مشرق ومغرب کے باشندگان نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے رہے ہیں ربیع الاول شریف کے ہلال کی آمد پر خوشیاں مناتے ہیں۔

ماثبت بالسنۃ میں ہے ولا ازال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده ﷺ اور مسلمان ہمیشہ محفلوں کو منعقد کرتے رہے رسول اللہ ﷺ کے میلاد کے مہینے میں۔

الحمد اللہ قرآن کریم واحادیث مبارکہ وارشادات ائمہ دین واجماع امت سے محفل میلاد کا استحباب واضح ہوگیا اب علم دوست حضرات کیلئے برہان شکل اول کی صورت میں ذکر کی جاتی ہے۔

صغریٰ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت نعمت رب ہے

کبریٰ: ہر نعمت رب پر خوشی منانا مستحسن ومستحب ہے

نتیجہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی منانا مستحسن ومستحب ہے

صغریٰ یہی ہے کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے نعمت رب ہونے کا انکار نہیں کرسکتا اور کبریٰ واما بنعمة ربک فحدث سے ماخوذ ہے۔

(وبعبارة اخری) رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت رحمت الٰہی ہے۔

ہر رحمت الٰہی پر خوشی منانا مامور من القرآن ہے۔

نتیجہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی منانا مامور من القرآن ہے۔

صغریٰ بدہی اور کبریٰ:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا﴾ سے ماخوذ ہے۔

اور جو مامور من القرآن ہو اسے بدعت وناجائز کہنا جہالت وضلالت ہے۔

﴿ازالہ شبہات﴾

کتب تاریخ و سیر میں رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت اکثر مورخین 9 ربیع الاول بیان کرتے ہیں۔ (مروجہ میلادالنبی)

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ پر خوشی منانے سے مسلمانوں کو روکنے کیلئے بے دلیل دعویٰ:

کتب تاریخ و سیر میں رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت اکثر مؤرخین 9 ربیع الاول بیان کرتے ہیں۔ کہا گیا ہے نہ تو کسی مستند کتاب سے اس دعویٰ اکثریت پر نقل پیش کی گئی اور نہ ہی اکثر مؤرخین کے نام ثبوت کی ساتھ پیش کئے منکرین میلاد کو معلوم ہونا چاہیے کہ دعویٰ بلا دلیل مردود و باطل ہوتے ہیں اور ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ کتب تاریخ و سیر میں رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت اکثر مؤرخین نے 12 ربیع الاول بیان کی ہے۔

مخزن البرکات الظاھرہ ینبوع الکرامات الباھرۃ برکۃ المصطفیٰ فی الھند الشیخ المحقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

تولدآن حضرت ﷺ درعام الفیل بود د ربیع الاول دوازدھم (۱)ربیع للاول بود وبعضے گفتہ اند کہ بدوشنبے (۲)کہ گزشتہ بود ند از وے بعضی ھشت شبی (۳) کہ گزشتہ بودند وبنزد بعضے دہ(۴) نیز آمدہ قول اول اشھر واکثراست انتھی ملحصا

(مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل بارہ ربیع الاول شریف کو ہوئی ہے بعض علماء کے نزدیک دو ربیع الاول کو ہوئی اور بعض کے نزدیک آٹھ ربیع الاول کو بعض نے دس ربیع الاول کا قول بھی کیا ہے اور پہلا قول (بارہ ربیع الاول) علماء سیرت میں مشہور اور اکثر علماء کا قول ہے۔

مشہور سیرت نگار علامہ برہان الدین حلبی السیرۃ الحلبیہ میں ارقام فرماتے ہیں۔

وکان ذلک الیوم لمضی اثنی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاول وحکی الاجماع علیہ وعلیہ العمل الآن ای فی الاعصار خصوصا اھل مکۃ فی زیارتھم موضع مولدہ ﷺ

اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی علماء نے بارہ ربیع الاول پر اجماع نقل کیا ہے اور تمام شہروں میں اب اسی پر عمل ہے خصوصا مکہ مکرمہ میں کہ وہ 12 ربیع الاول کو مولد النبی ﷺ کی زیارت کرتے ہیں۔

محققین اعلام امت و مسلم بزرگان دین کے ارشادات میں بھی اس امر کی تصریح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ 12 ربیع الاول شریف کو ہوئی ہے ان محققین علماء کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر بزرگان دین کے نزدیک تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول شریف ہے نہ کہ ۹ ربیع الاول ذیل میں ان اعلام امت کی ایک جماعت کے اسماء گرامی بمع ان کے ارشادات کے ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

1: مشہور مؤرخ علامہ ابن خلدون تاریخ ابن خلدون میں فرماتے ہیں۔

" ولد رسول اللہ ﷺ لا ثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول"

رسول اللہ ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ ریخ ابن خلدون جلد نمبر ۲)

2: علامہ ابن ہشام فرماتے ہیں۔

”ولد رسول اللہ ﷺ لاثنتی عشرۃ لیلۃ من شہر ربیع الاول“

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

3: علامہ ابن جریر طبری فرماتے ہیں۔

” ولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لاثنتی عشرۃ لیلۃ من شہر ربیع الاول“

رسول اللہ کی ولادت پیر کے دن عام الفیل میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

(التاریخ طبری جلد ۲)

4: محدث ابن جوزی فرماتے ہیں

” ولد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شہر ربیع الاول“

رسول اللہ ﷺ کی ولادت بروز پیر بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ (الوفاء)

5: ابوالفتح محمد بن عبداللہ عیون الاثر میں فرماتے ہیں۔

” ولد سیدنا ونبینا محمد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من شہر ربیع الاول“

ہمارے سردار اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پیر کے دن 12 بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ (عیون الاثر جلد نمبر ۱)

6: شیخ شیوخ علماء ہند مولانا الشاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

” قیل لاثنتی عشرۃ وھو المشھور وعلیہ عمل اھل مکۃ فی

زیارتھم موضع مولدہ ﷺ "

کہا گیا ہے کہ بارہ ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی اہل علماء میں یہی مشہور ہے مکہ کا اسی پر عمل اسی تاریخ کو وہ مولد النبی ﷺ کی زیارت کرتے ہیں۔

7: امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں۔ شرع مطہر میں مشہور بین الجمہور ہونے کیلئے وقعت عظیم ہے اور مشہور عند الجمہور بارہ ربیع الاول ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم)

علاوہ ازیں دیگر اعلام امت نے بھی رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول ذکر فرمائی ہے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور علامہ شبلی نعمانی نے 9 ربیع الاول کو آپ ﷺ کی صحیح ترین ولادت قرار دیا ہے مصر کے مشہور ہیئت داں عالم محمود پاشا نے دلائل ریاضی سے ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت 9 ربیع الاول میں ہوئی۔ (مروجہ عید میلاد النبی)

علماء محققین نے قاضی محمد سلیمان منصور پوری و شبلی نعمانی و محمود پاشا کے قول کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت نویں ربیع الاول کو ہوئی کو غیر صحیح اور بے سند اور غیر قابل اعتبار قرار دیا ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد نہم میں ہے: یہ جو شبلی وغیرہ نے 9 ربیع الاول لکھی کسی حساب سے صحیح نہیں تعامل مسلمین حرمین شریفین و مصر و شام بلاد اسلام و ہند ستان میں بارہ ہی پر ہے اور اسی پر عمل کیا جائے۔

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سیرت خاتم الانبیاء میں لکھتے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے کہ ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں ہوئی مشہور قول بارہویں تاریخ کا ہے یہاں تک کہ ابن الجزار نے اس پر اجماع نقل کر دیا ہے اور محمود پاشا فلکی مصری نے جونویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہوسکتا انتھی ملخصا ۔ (سیرۃ خاتم الانبیاء)

علماء کرام کی ان تصریحات سے ظاہر ہو گیا کہ ولادت باسعادت کی صحیح ترین تاریخ جمہور کے نزدیک بارہ ربیع الاول ہے اور نویں ربیع الاول کو تاریخ ولادت قرار دینا غیر صحیح بے سند اور جمہور کی خلاف ہے اور یہ قول مردود غیر صحیح اور مخالف جمہور صرف مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے ذکر ولادت سے روکنے اور ولادت باسعادت پر خوشی منانے سے ممانعت کیلئے کیا گیا ہے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ نویں ربیع الاول کو صحیح ترین یوم ولادت کہنا خالص جھوٹ ہے۔

"اگر بالفرض 12 ربیع الاول کو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت تسلیم کرلی جائے تو بارہ ربیع الاول ہی آپ کا ﷺ کا یوم وفات ہے جو بغیر کسی اختلاف کے سب کے نزدیک متفق علیہ ہے۔" (مروجہ عید میلاد النبی ﷺ)

مذکورہ عبارت کا آخری حصہ (12 ربیع الاول ہی آپ ﷺ کا یوم وفات ہے جو بغیر کسی اختلاف کے سب کے نزدیک متفق علیہ ہے) پڑھ کر بے ساختہ زبان پر انا للہ وانا الیہ راجعون جاری ہو جاتا ہے حق کو باطل

اور جھوٹ میں چھپانے کی پوری کوشش کی گئی ہے لیکن یاد رہے کہ الحق یعلو ولا یعلیٰ کوئی مانے یا نہ مانے حق ہمیشہ غالب رہے گا مغلوب نہ ہو سکے گا کتنی ہٹ دھرمی سے یہ جھوٹا دعوی کیا گیا ہے کہ 12 ربیع الاول ہی حضور ﷺ کا یوم وفات ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں سب کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تاریخ وصال میں سخت اختلاف ہے اور وصال کی تاریخ میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں بالخصوص بارہ ربیع الاول کے یوم وصال ہونے پر علماء نے شدید اعتراض کئے ہیں۔

شیخ محقق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سلیمان تیمی که یکے از ثقات است جزم کرده است با آنکه ابتداے مرض در روز شنبه بود بست و دوم صفر ووفات در روزدو شنبه دوم ربیع الاول واللہ اعلم وایں قول را ترجیح کرده اند باآنکه وفات فاطمه زهرا رضی اللہ عنها در سوم رمضان است واتفاق دارند برآنکه حیات وے رضی اللہ عنها شش ماه است بعد از آنحضرت "

(اشعة اللمعات جلد ۴)

سلیمان تیمی جو ثقہ علماء سے ہیں انہوں نے جزم کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی ابتداء 22 صفر بروز ہفتہ کو ہوئی ہے اور وصال دو ربیع الاول کو اور علماء نے ان کے اس قول کو اس وجہ ترجیح دی ہے کہ حضرت فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنہا کا وصال 3 رمضان المبارک کو ہوا ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ زندہ رہی ہیں یعنی اگر رسول اللہ ﷺ کا وصال

12 ربیع الاول کو مانا جائے تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا کی مدت حیات حضور ﷺ کے بعد چھ ماہ سے زائد ہو جاتی ہے جو علماء کے اتفاق کے خلاف ہے۔

مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں: تاریخ وفات بارہ ربیع الاول نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ بھی متفق علیہ ہے اور یقینی امر ہے کہ وفات دوشنبہ کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ کا حج نو(9) ذی الحجہ بروز جمعہ کو ہوا ان دونوں باتوں کو ملا ئیے الاول روز دوشنبہ میں نہیں پڑتی اسی لئے حافظ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاول ہے کتابت کی غلطی سے 2 کی جگہ 12 اور عربی عبارت میں ثانی شھر ربیع الاول کا ثانی عشر ربیع الاول ہو گیا حافظ مغلطائی نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔

(سیرت خاتم الانبیاء)

نشر الطیب صفحہ ۲۰۵ کے حاشیہ میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں۔

اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کہ اس ذی الحجہ کی نویں جمعہ کو تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کسی طرح نہیں ہو سکتی۔

دیگر علماء سیر و تواریخ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی تاریخ وصال میں متعدد اقوال ذکر کئے ہیں۔

جناب احمد رضا خان بریلوی کے نزدیک بھی نبی ﷺ کا یوم وفات ۱۲ ربیع الاول ہے

(مروجہ عید میلادالنبی)

عبارت مذکورہ میں آپ نے یہ کہیں ذکر نہیں فرمایا کہ میرے نزدیک تاریخ وفات 12 ربیع الاول ہے بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ سائل کونسی تاریخ کا اعتبار کرتا ہے زیج وحساب یا مشہور کا منکرین عید میلاد النبی ﷺ نے آپکی کلام کا کچھ حصہ تحریف لفظی کے ساتھ مذموم مقاصد کیلئے ذکر کردیا ہے۔

صحیح مسلم شریف و دیگر کتب احادیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت باسعادت کے دن پیر کو ولادت شریفہ کی خوشی میں روزہ رکھتے تھے لہٰذا منکرین عید میلاد النبی کا قول کہ شریعت میں کسی کے پیدائش کا دن منانے کا کوئی ثبوت نہیں باطل ہوا۔

حدیث شریف ملاحظہ ہو

" عن ابی قتادہ قال سئل النبی ﷺ عن صوم الاثنین قال فیه ولدت وفیه انزل علی " (مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا اس لئے کہ اس میں میری ولادت ہوئی ہے اور اسی میں مجھ پر قرآن کا نزول ہوا ہے۔

امام قسطلانی شارح بخاری المواھب اللدنیہ میں ارقام فرماتے ہیں۔

" فرحم الله امرا اتخذ لیالی شهر مولده المبارک اعیادا لیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض "

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں فرمائے جس نے ماہ میلاد مبارک کی ہر رات کو عید بنالیا تاکہ یہ عید سخت ترین علت اور مصیبت ہو جائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔ (المواهب اللدنیه)

تفسیر درمنثور میں ہے۔

" عن محمد بن ابراهیم قال کان النبی ﷺ یاتی قبور الشهداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر و عمر وعثمان " (تفسیر در منثور سورۃ الرعد جلد سوم)

محمد بن ابراھیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال کے اختتام پر شہداء احد کے مزارات پر تشریف لاتے اور فرماتے سلام علیکم الآیۃ یونہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر و حضرت عثمان اپنے ادوار میں تشریف لاتے۔

اس حدیث شریف سے منکرین کا قول کہ کسی کے وفات کے دن کے منانے کا کوئی ثبوت نہیں باطل و مردود ہوا منکرین کا قول سلب کلی تھا ایجاب جزئی کا ثبوت پیش کیا گیا ہے جو کہ اسکی نقیض ہے لہٰذا قول مردود کا بفضلہٖ تعالیٰ بطلان ہوا۔

''حقیقت تو یہ ہے کہ ہم 12 ربیع الاوّل کے متعلق آج تک پرانے بزرگوں سے ''بارہ وفات'' کا لفظ سنتے آئے ہیں اور پرانے بزرگ اب بھی 12 ربیع الاول شریف کو بارہ وفات ہی کہتے ہیں'' (مروجه عید میلاد النبی)

12 ربیع الاول شریف کو بارہ وفات کہنے سے بزرگان دین نے منع

فرمایا ہے علامہ محدث محمد طاہر قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

" شهرالسرور والبهجة منبع الانوار والرحمة شهر ربيع الاول فانه شهر امرنا باظهارالحبور فيه كل عام فلا نكدره باسم الوفات فانه يشبهه تجديد الماتم وقد نصو على كراهته كل عام فى سيدنا حسين مع انه ليس له اصل فى امهات البلاد الاسلامية وقد تحاشوا عن اسمه فى اعراس الاولياء فكيف به سيد الاصفياء ﷺ "

(مجمع بحار الانور)

ماہ مبارک ربیع الاول خوشی وشادمانی اور سرچشمہ انوار رحمت ﷺ کا زمان ظہور ہے ہمیں حکم ہے کہ ہر سال اس میں خوشی ظاہر کریں تو ہم اسے وفات کے نام سے مکدر نہ کریں گے کہ یہ تجدید ماتم کے مشابہ ہے اور بے شک علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ ہر سال جو سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم کیا جاتا ہے مکروہ ہے اور خاص اسلامی شہروں میں اس کی اصل نہیں اور اولیاء کرام کے عرسوں میں نام ماتم سے اجتناب کرتے ہیں تو حضور ﷺ سید الاصفیاء کے معاملہ میں اسے کیونکر پسند کر سکتے ہیں۔

12 ربیع الال شریف کو کسی بزرگ نے بارہ وفات نہیں کہا اگر منکرین عید میلاد النبی ﷺ میں ذرہ بھر صداقت ہے تو کسی ایک مسلم بزرگ کا قول دکھادیں۔

ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ کیسی محبت ہے کہ ہم اس دن جشن مناتے ہیں جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی۔ (کتاب مذکور)

اس سے قبل بیان ہو چکا ہے کہ محققین علماء کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی وفات 12 ربیع الاول کو نہیں ہوئی لہذا جس دن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہے اس دن جشن منانے کا قول باطل ہوا اور اگر تسلیم کرلیا جائے کہ یوم وصال بھی 12 ربیع الاول ہے تو پھر اس کا جواب امام جلال الملۃ والدین سیوطی رحمہ اللہ کے زبانی سنیئے آپ الحاوی للفتاوی میں ارقام فرماتے ہیں۔

" ان ولادته ﷺ اعظم النعم علينا ووفاته اعظم المصائب لنا والشريعة حث لنا على اظهار شكر النعم والصبر ولسكون والكتم عند المصائب وقد امرالشرع بالعقيقة عند الولادة وهى اظهار شكر النعم وفرح بالمولود ولم يأمر عند الموت بذبح ولا لغيره بل نهى عن النياحة واظهار الجزع فدلت قواعد الشرعية على رنة بحسن فى هذا الشهر اظهار الفرح بولادته ﷺ دون اظهار الخزن فيه لوفاته وقد قال ابن رجب فى كتاب اللطائف فى ذم الرافضة حيث اتخذوا يوم عاشورا ماتما لاجل قتل الحسين لم يامرالله ولا رسوله باتخاذ ايام مصائب الانبياء وموتهم ماتما فيكف ممن هو دونهم " (الحاوی للفتاوی جلد اول)

بے شک رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہم پر سب سے بڑی نعمت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی وفات ہمارے لئے تمام مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے اور شریعت نے ہمیں نعمتوں پر شکر کے اظہار اور مصائب پر سکون صبر اور اخفاء کا حکم دیا ہے اور شریعت نے ولد کی پیدائش پر ہمیں عقیقہ کا

حکم دیا ہے اور عقیقہ نعمت کے شکر کا اظہار ہے اور مولود کی خوشی ہے اور موت کے وقت ذبح یا کسی اور چیز کا حکم نہیں دیا بلکہ نوحہ اور جزع فزع سے منع فرمایا ہے تو قواعد شرع نے اس پر دلالت کی کہ ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر فرحت وسرور مستحسن ہے اور آپکی وفات پر غم کا اظہار نہیں کرنا چاہیے اور ابن رجب نے کتاب اللطائف میں رافضہ کی مذمت کی ہے کہ انہوں نے یوم عاشورہ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ماتم کا دن بنالیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے انبیاء کے وفات ومصائب کے دنوں کو ماتم کا حکم نہیں دیا تو ان سے جو درجہ میں کم ہیں ان کا ماتم کیسے جائز۔

بحمدہ تعالیٰ دلائل شرعیہ سے عیاں ہوگیا کہ ماہ نور ربیع الاول شریف میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی منانا فرحت وسرور کا اظہار مستحب ومستحسن ہے اور غم خزن نا خوشی ظاہر کرنا شرعا ممنوع ہے۔

''شریعت میں تو دو ہی عیدیں ہیں عید الفطر اور عید الضحیٰ اب اگر کوئی شخص دین اسلام میں تیسری عید کا اضافہ کرتا ہے تو گویا وہ دین کو نامکمل سمجھتا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھتا ہے۔ (مروجہ عید میلاد النبی)

شریعت میں احادیث مبارکہ سے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے علاوہ اور عیدیں بھی ثابت ہیں ان کا انکار احادیث سے جہالت اور لاعلمی پر مبنی ہے۔

تفسیر درمنثور میں ہے۔

" عن ابن عباس انه قراء هذه الآية اليوم اكملت لكم دينكم فقال يهودى لو نزلت هذه الآية علينا لا تخذنا يومها عيدا فقال ابن عباس فانها نزلت في يوم عيدين اثنين في يوم جمعة يوم عرفة "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے آیت کریمہ **اليوم اكملت لكم دينكم** کی تلاوت کی تو ایک یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی ہے تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنا لیتے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن ہماری دو عیدین تھیں جمعہ اور عرفہ کا دن یعنی یہ آیت مبارکہ بروز جمعہ نو ذوالحجہ کو اتری اور یہ دونوں دن مسلمانوں کی عیدیں ہیں

اس حدیث کو امام ترمذی نے ترمذی شریف جلد دوم میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا یہ حسن ہے ابوداؤد طیالسی ابن جریر طبرانی اور امام بیہقی نے بھی اسے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔

قبیصہ بن ابی ذویب سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ آیت کسی اور امت پر نازل ہوتی تو وہ اس کے نزول کے دن کو عید بنا لیتی اور اس دن میں اجتماعی خوشی مناتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی آیت! تو کعب نے کہا کہ "**اليوم اكملت لكم دينكم**" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ دن اور مکان معلوم ہے جہاں یہ

آیت نازل ہوئی یہ جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔

وکلاهما بحمدالله لنا عید اور بحمد اللہ تعالیٰ یہ دونوں دن ہم مسلمانوں کی عیدیں ہیں۔ (درمنثور جلد دوم)

مسلم شریف جلد دوم میں ہے کہ ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنا لیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کون سی آیت تو اس یہودی نے کہا۔

" الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا "

تو حضرت عمر نے فرمایا۔

" انی لا علم الیوم الذی نزلت فیه والمکان الذی نزلت فیه فنزلت علی رسول الله ﷺ بعرفات فی یوم الجمعة "

مجھے اس دن اور اس مکان کا علم ہے جس میں یہ آیت نازل ہوئی عرفات میں جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔

شارح مسلم امام نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

" مراد عمر رضی الله عنه انا قدر اتخذنا ذلک الیوم عید الیوم عیدا من وجهین فانه یوم عرفة ویوم جمعه وکل واحد منهم عید لاهل الاسلام "

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کے نزول کے دن ہماری دو عیدیں ہیں کیونکہ اس کا نزول جمعہ اور عرفہ کے دن ہوا اور یہ دونوں دن تمام مسلمانوں کی عید ہیں۔

ان احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ منکرین عید میلاد النبی ﷺ کا قول ''شریعت میں تو دو ہی عیدیں ہیں'' احادیث مبارکہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

علاوہ ازیں ہر خوشی اور عظمت کے دن کو روز عید کہا جاتا ہے فیروز اللغات میں ہے کہ عید مسلمانوں کیلئے جشن کا دن (۲) خوشی کا تہوار فتح الباری میں علامہ ابن حجر نے زمخشری کا قول ذکر کیا ہے۔

کل یوم شرع تعظیمه یسمٰی عیدا

ہر دن شریعت میں جسے عظمت حاصل ہے اسے عید کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ (فتح الباری جلد ۸)

المنجد میں ہے العید: ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی برے واقعہ کی یاد منائی جائے۔ (المنجد)

آئمہ لغت نے جو معانی عید کے ذکر کئے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن پر سچے آتے ہیں لہٰذا اسے عید میلاد النبی کہنا درست ہے اس لئے کہ یہ مسلمانوں کی خوشی کا تہوار بھی ہے کوئی مسلمان

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سے ناخوش نہیں بلکہ تمام مخلوق نے ابلیس ملعون کے سواء آپ کی ولادت پر خوشیاں منائیں جیسا کہ کتب سیرت میں مذکور ہے اور ولادت باسعادت کے دن کو شریعت میں عظمت بھی حاصل ہے اور اس دن رسول اللہ ﷺ جو تمام آدمیوں سے افضل اور بڑے ہیں اور آپ کی ولادت باسعادت کا واقعہ جو تمام واقعات ہے بڑا واقعہ کی یاد منائی جاتی ہے۔

الحمد اللہ ہماری بیان کردہ احادیث مبارکہ وعبارات آئمہ سے واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ کا دن 12 ربیع الاول عید میلاد النبی ہے اور منکرین میلاد کا قول کہ عیدیں دو ہی ہیں، ھبأ منثورا رہوا۔

''رسول اللہ ﷺ اپنی ولادت کے دن روزہ رکھتے تھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی ولادت کا دن یوم عید نہیں کیونکہ شرعی عیدین کے دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے''۔ (مروجہ عید میلاد النبی)

اس سے قبل ترمذی جلد دوم اور در منثور وغیرھا سے احادیث مبارکہ ذکر کی جا چکی ہیں کہ یوم عرفہ اور جمعہ کا روز مسلمانوں کیلئے عید ہیں حالانکہ ان دنوں میں روزہ حرام نہیں تو معلوم ہوا کہ ہر عید کے دن روزہ ناجائز و منع نہیں بلکہ روزہ اس دن شرعا ناجائز وحرام ہے جس دن کے روزہ سے رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی ہو یا یوں سمجھ لیجئے عید اور عدم جواز روزہ میں نسبت عام خاص من وجہ کی ہے عید الفطر کے دن حرمت روزہ وعید دونوں موجود ہیں

12 ربیع الاول شریف یا یوم عرفہ کو عید تو ہے لیکن روزہ حرام وممنوع نہیں اور ایام تشریق میں روزہ حرام ہے اور عید نہیں۔ منکرین عید میلاد النبی ﷺ نے لا علمی سے خاص عام من وجہ کو نسبت مساوات بنالیا۔

بحمدہ تعالیٰ اس بیان سے واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا دن یوم عید ہے اگر چہ اس میں روزہ حرام ممنوع نہیں۔

''کیا نبی ﷺ نے عید میلاد النبی منائی یا امت کو منانے کا حکم دیا کیا آپ کے سب سے زیادہ محبت کرنے والے صحابہ کرام محدثین اور آئمہ کرام نے یہ کام کیا'' (مروجہ عید میلادالنبی)

منکرین میلاد مخصوص طور پر سیرت کانفرس منعقد کرتے ہیں اشتہار شائع ہوتے ہیں اخبارات میں میں اعلانات ہوتے ہیں باہر سے مقرر بیان کے لئے آتے ہیں خطاب لاؤڈ سپیکر میں ہوتا ہے پھر جہاد کے نام پر چندہ بھی کیا جاتا ہے برقی پنکھے اور برقی روشنی بھی کانفرنس میں ہوتی ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسی کانفرنس کی ہے یا امت کو اس کے انعقاد کا حکم دیا ہے یا آپ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والے صحابہ کرام محدثین اور آئمہ کرام نے یہ کام کیا ہے اس مخصوص طور پر منعقد ہونیوالی سیرت کانفرنس کے جواز پر جو آپ کا جواب ہوگا وہی عید میلاد النبی ﷺ کے جواز پر ہمارا جواب ہوگا۔ لو صیاد اپنے دام میں آ گیا۔

نیز نیک بات کسی وقت ہو نیک ہے نیک بات کسی کے نہ کرنے سے ناجائز اور بدعت سیئہ نہیں ہو جاتی یہ اعتراض کہ جو کام پیشوائے دین نے نہ کیا ہو ہم کیوں کریں زمانہ صحابہ میں پیش ہوا اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ودیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فرمان عالی سے رد ہو چکا ہے اور یہ بات قرار پا چکی ہے کہ نیک کام ہونا چاہیے اگرچہ پیشوائے دین نے نہ کیا ہو۔

صحیح بخاری شریف میں ہے: جب جنگ یمامہ میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہوئے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جناب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یمامہ میں بہت حفاظ قرآن شہید ہوئے اور میں خوف کرتا ہوں کہ اگر یوں لڑائیوں میں حافظ شہید ہوتے گئے تو بہت قرآن جاتا رہے گا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے اور ایک جگہ لکھ دینے کا حکم دیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام تو کیا ہی نہیں تم کیونکر کرو گے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اگرچہ حضور اقدس ﷺ نے نہ کیا مگر خدا کی قسم کام تو نیک ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر عمر اس معاملہ میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے میرا سینہ اس امر کیلئے کھول دیا اور میری رائے عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق ہو گئی پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا کر جمع

قرآن کا حکم دیا انہیں بھی وہی شبہ گزرا اور عرض کی بھلا آپ ایسی بات کیونکر کرتے ہیں جو حضور اقدس علیہ ﷺ نے نہ کی حضرت صدیق اکبر نے وہی جواب دیا کہ واللہ ھو خیر اللہ کی قسم بات تو بھلائی اور نیکی کی ہے پھر دونوں صاحبوں یعنی حضرت ابوبکر و زید بن ثابت رضی عنہما میں بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ زید بن ثابت کی رائے بھی شیخین کی رائے کے ساتھ موفق ہوگئی۔

(بخاری جلد دوم باب جمع القرآن)

دیکھئے! جب زید بن ثابت نے صدیق اکبر پر اور صدیق اکبر نے حضرت عمر رضی اللہ عنھم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہی جواب دیا کہ اگرچہ حضور ﷺ نے قرآن جمع نہ کیا پر یہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے پھر یہ کیونکر ممنوع ہوسکتا ہے پھر اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم جمع ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا اس پر اتفاق ہوا اور ان سب کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نیک بات کسی وقت بھی ہو مستحسن ہے۔

پھر یہ کہ بنائے مدارس و تصنیف کتب و تدوین علوم و تعلیم و تعلم نحو و صرف و اشغال اولیا قدست اسرارھم وغیرھا امور حسنہ زمانہ صحابہ و تابعین کے بعد حادث ہوئے اور تمام مسلمان ان کے مستحسن ہونے پر متفق ہیں اب اگر کوئی یوں کہے کہ یہ امور نہ رسول اللہ ﷺ نے کئے ہیں نہ صحابہ کو ان کے کرنے کا حکم دیا ہے اور نہ صحابہ نے کئے ہیں لہٰذا یہ بدعت اور ناجائز ہیں تو سب اس

کی حماقت و جہالت پر تعجب کریں گے۔

''افسوس کہ جس روز رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اسی روز ہم خوشیاں مناتے ہیں اور جھنڈیاں لگاتے ہیں ڈھول کی تھاپ پر رقص کرتے ہیں بھنگڑا ڈالتے ہیں اور جعلی داڑیاں لگا کر سنت کا استہزاء کرتے ہیں۔

(مروجہ عید میلاد النبی)

مجلس میلاد شریف صرف اس کا نام ہے کہ لوگ جمع ہوں اور انہیں ذکر ولادت باسعادت سنایا جائے اور رسول اللہ ﷺ کے معجزات وارھامات جو بوقت ولادت شریفہ ظہور میں آئے اور احادیث میں وارد ہیں وہ بیان کئے جائیں قرآن کریم سے ان امور کی خوبی ثابت اور ہم ان کے کرنے پر مامور ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿واما بنعمة ربک فحدث﴾ اپنے رب کی نعمت کو خوب بیان کرو اور ولادت اقدس حضور صاحب لولاک ﷺ تمام نعمتوں کی اصل ہے تو اس کے خوب بیان و اظہار کا نص قطعی قرآن سے ہمیں حکم ہوا اور بیان اظہار مجمع میں بخوبی ہوگا تو ضرور چاہیے جس قدر ہو سکے لوگ جمع کئے جائیں اور انہیں ذکر ولادت باسعادت سنایا جائے۔

اور یہ کہنا کہ محفل میلاد میں ڈھول کی تھاپ پر رقص ہوتا ہے اور بھنگڑا ڈالا جاتا ہے اور جعلی داڑھیاں لگا کر سنت کا استہزا کیا جاتا ہے سفید جھوٹ اور مسلمانوں سے متعلق سوء ظن ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسے گناہ فرمایا ہے بالفرض اگر کسی جگہ اس قسم کے غلط امور کا ارتکاب ہو تو ان غلط امور کی ممانعت کرنی چاہیے نہ کہ اس سے ذکر میلاد جو احادیث صحیحہ سے ثابت

ممنوع و نا جائز ہو جائے گا دیکھئے مساجد میں چوریاں بھی ہوتی ہیں اور لڑائی جھگڑے بھی ہو جاتے ہیں تو ان برے کاموں کو مساجد سے ختم کیا جائے گا یہ نہیں کہا جائے کہ مساجد میں چونکہ چوریاں اور جھگڑے ہوتے لہذا مساجد کو گرا دیا جائے اور سلسلہ مساجد ختم کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ منکرین میلاد النبی ﷺ لوگوں کو ان حیلوں بہانوں سے رسول اللہ ﷺ کے ذکر پاک سے روکنا چاہتے ہیں اگر انہیں ولادت باسعادت رسول اللہ ﷺ پر خوشی ہوتی تو وہ ایسی محافل میلاد کا انعقاد کرتے جو امور مذمومہ سے مبرا ہوتیں۔

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

حاصل یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پر سب نے خوشی منائی جیسا کہ احادیث اوپر مذکور ہوئیں اور ناخوشی کا اظہار تو صرف ابلیس ملعون نے کیا علامہ ابوالقاسم سہیلی ارقام فرماتے ہیں۔

"ان ابلیس لعنه الله رن اربع رنات رنة حين لعن رنة حين اهبط ورنته حين ولد رسول الله ﷺ ورنة حين انزلت فاتحة الكتاب وقال والرنين والنخار من عمل الشيطان "

(اوض الانف جلد اول)(سیرت حلبیہ جلد اول)

ابلیس ملعون زندگی میں چار بار چیخ مار کر رویا پہلی بار جب اسے ملعون قرار دیا گیا دوسری مرتبہ جب اسے زمین کی طرف دھکیلا گیا تیسری مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ

نازل ہوئی۔

علامہ زینی احمد دحلان السیرۃ النبویہ میں فرماتے ہیں۔

" وعن عکرمة ان ابلیس لما ولد رسول الله ﷺ ورای تساقط النجوم قال لجنوده قد ولد اللیلة ولد یفسد امرنا فقال له جنوده لو ذهبت فخبلته فلما دنا من رسول الله ﷺ بعث الله جبرئیل فرکضه برجله وقع بعدن " السیرة النبویة جلد اول الخصائص الکبری جلد اول

حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ ہوئی تو ابلیس نے دیکھا کہ آسمان سے تارے گر رہے ہیں اس نے اپنے لشکریوں سے کہا آج رات وہ پیدا ہوا ہے جو ہمارے نظام کو درہم برہم کر دے گا اس کے لشکریوں نے کہا کہ تم اس کے نزدیک جاؤ اور اسے چھو کر جنون میں مبتلا کردو جب اس نیت سے وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے بحکم الہٰی اسے لات سے مارا اور دور عدن میں پھینک دیا۔

الحمد اللہ احادیث وائمہ دین کی تصریحات سے انعقاد محفل میلاد کا استحباب واضح ہو گیا اور شکوک وشبہات کے جواب بھی آ گئے اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

☆☆☆

8400-67000

تحریک تحفظ اہل سنت کی سرگرمیاں ولائحہ عمل

مقام مصطفیٰ کے تحفظ و نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے کوشاں رہنا

اصلاح عمل و عقیدہ

☆ عوام اہل سنت تک اپنے عقائد کو پہنچانا اور اس سلسلے میں اپنی اہل سنت کی مساجد اور تحریک کے دفاتر میں دروس قرآن و حدیث و عقائد کا اہتمام کرنا۔ اللہ رب العالمین کے فرائض اور تعلیمات مصطفیٰ کو عام کرنا، معاشرے میں نفرتوں کو مٹانا اور محبتوں کے چراغ روشن کرنا، جملہ مسلمانوں کی بالخصوص سنی جوانوں کی علمی و عملی تربیت کرنا۔

☆ خطہ کشمیر کے مختلف شہروں میں مذہبی تہوار جوش و خروش سے منانا اور آزاد کشمیر کے تمام اضلاع میں تبلیغی وفد تشکیل دینا۔

☆ معاشرتی برائیوں غیر اسلامی رسوم، نسلی، لسانی اور علاقائی تعصبات کے خاتمہ کیلئے ٹھوس اور منظّم کوشش کرنا اور مختلف جامع مساجد کیساتھ ملحق مختلف گاؤں میں دینی مدارس قائم کرنا۔

اپیل: تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ تحریک تحفظ اہل سنت جموں وکشمیر کی ترویج و اشاعت کیلئے تحریک کیساتھ جانی و مالی تعاون فرمائیں اور اس تحریک کی رکنیت خود بھی حاصل کریں اور دوسرے سنی بھائیوں کو بھی دعوت دیں۔

رابطہ کیلئے: شعبہ نشر و اشاعت تحریک تحفظ اہل سنت جموں وکشمیر (باغ)

سید واجد علی شاہ الحسینی
0300-5098374

منیر احمد چشتی
0300-8354221

حافظ محمد سجاد خان صدیقی
0300-3885264

غلام مرتضیٰ چشتی
0300-9758361